www.KitaboSunnat.com

مقالات

مسز ثریا علوی

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

اس مضمون میں قرآن کریم اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اور صحابہ کرام کے ایمان افروز قرآنی طرزِ عمل کی بعض جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ مسلمانوں کی دین ودنیا کی کامیابی قرآن پر عمل کرنے سے ہی مشروط ہے۔ گذشتہ ماہ جو رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ تھا، قرآن کریم کی تلاوت اور قیام اللیل میں اُس کی سماعت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے اور قرآن کے فیوض وبرکات سے حظ وافر اٹھایا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ اسی طرح قرآنی احکام اور تعلیمات کو بھی حرز جان بنائے اور اس پر عمل کے تقاضے پورے کرے تاکہ ہم اللہ کے دیے گئے وعدوں کے حق دار بن سکیں۔ قرآن پر عمل بجالانے کی اسی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے یہ مقالہ شائع کیا جارہا ہے۔ ادارہ

یہ عنوان دراصل علامہ اقبالؒ کا ایک شعر ہے۔ جو ان کی طویل نظم "جواب شکوہ" سے لیا گیا ہے۔ اس شعر میں علامہ اقبال مسلمانوں کو بڑی دلسوزی سے قرآن کریم جیسی عظیم اور مبارک کتاب کی طرف از سرنو رجوع کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ کیونکہ دور اول میں بھی مسلمانوں نے تاریخ عالم میں جو عظیم الشان کارہائے نمایاں انجام دیئے اور تہذیب انسانی کی تعمیر و تشکیل میں جو قابل قدر حصہ ادا کیا، قرآن وسنت کے ساتھ خصوصی تعلق اور قلبی شغف ہی کا نتیجہ تھا۔

قرآن پاک انسانیت کے لئے تاقیامت ہدایت نامہ ہے۔ یہ شریعت اسلامیہ کا ماخذ اول اور اسلامی تعلیمات کا منبع ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق قرآن کریم کو دوسرے تمام کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو خود اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر۔ خود قرآن پاک اپنا تعارف ان الفاظ میں کراتا ہے: ﴿ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴾ یعنی یہ کتاب ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے اور یہ پرہیز گاروں کے لئے ہدایت ہے۔ دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔ ﴿ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ﴾ بیشک یہ قرآن پاک سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قرآن پاک حضرت محمد ﷺ پر اللہ کی جانب سے حضرت جبریل امین کے ذریعہ نازل ہوا۔ آپ ﷺ نے خود قرآن پاک کے ہر ایک حکم پر عمل کرکے لوگوں کے سامنے منشائے الٰہی مکمل اور اکمل صورت میں واضح فرما دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ میں آنحضور ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے، ایک قرآن وہ تھا جو کتاب کی شکل میں صحیفوں میں موجود تھا اور اس کی چلتی پھرتی تصویر آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے ﴿ كَانَ يَرْجُوْ اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الاخِرِ ﴾ کہ جو شخص اللہ پر اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے اس کے لئے آنحضور ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ زندگی موجود ہے۔

آنحضور ﷺ کے رفقاء یعنی صحابہ کرام نعمت اسلام کے صحیح قدر دان تھے وہ قرآن کے ایک ایک حکم پر دل و جان سے برضا و رغبت عمل کرتے اور آنحضور ﷺ کے سچے جانثار اور وفادار تھے۔

اسلام کی بنیادی تعلیم

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ اس کی تعلیم ابدی ہے، تاقیامت محفوظ رہے گی۔ یہ قابل عمل ہے۔ خود حضور پاک ﷺ نے اس کے ہر حکم پر پہلے خود عمل کرکے دکھایا۔ اسلامی تعلیم ہمہ گیر ہے اور جامع ہے ہر ہر انسان کے لئے یہ یکساں فیض بخش ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں یہ ہدایت و راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ نظام اسلام کا بنیادی نکتہ کلمہ طیبہ کا اقرار ہے۔یعنی جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے وہ اس کا ممبر بن جاتا ہے۔ یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ بذات خود ایک انقلابی کلمہ ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں اقتدار اعلیٰ صرف اللہ ہی کا ہے۔ وہی اصل حاکم ہے۔ باقی سب بندے ہیں۔ اس کے غلام اور اس کے فرمانبردار۔ چنانچہ اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اسی کی بندگی اختیار کرو۔ یہی راستہ سیدھا ہے اسی سے تم دنیا میں کامیابی و سرخروئی اور آخرت میں نجات حاصل کرسکتے ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا اے لوگو! تم لا الٰہ الا اللہ کہو تم فلاح پا جاؤ گے۔ ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں "اے لوگو تم مجھ سے ایک کلمہ قبول کرلو، اس سے تم عرب و عجم کے مالک بن جاؤ گے" چنانچہ کلمہ طیبہ ایک انقلابی کلمہ ہے اور قرآن کا پیغام دلوں کی دنیا بدل کر رکھ دینے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ادھر یہ عقیدہ دل میں اترا ادھر خارج میں اس کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ جب لوگوں نے اپنے خالق کو پہچان لیا اور اسی کی عبادت کرنے لگے تو وہ بندوں کی غلامی سے آزاد ہوگئے اور خواہشات نفسانی کی بندگی انہوں نے آزادی پالی، ان کے اخلاق سدھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ،اور کردار سنور گئے۔ ہر ایک کو ایک ہی فکر تھی کہ میں اپنے ایک ایک کام کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے روز قیامت جوابدہ ہوں۔ للٰہذا اپنے تمام فرائض نیک نیتی اور خلوص سے انجام دوں۔ دوسروں کے حقوق برضا و رغبت ادا کروں تاکہ اللہ کے ہاں سرخروئی حاصل کرسکوں۔ اوامر و نواہی کو کما حقہ ادا کرنے کی کوشش کروں، تاکہ اللہ جو ہر جگہ حاضر ناظر ہے جو عالم الغیب والشھادۃ ہے، مجھ سے راضی ہوجائے۔

قرآن اور اسلام نے کس طرح دنیا میں انقلاب برپا کیا

یہ سمجھنے کے لئے ہمیں اس عہد پر طائرانہ نگاہ ڈالنی لازمی ہے۔ بعثت نبوی کے وقت یعنی چھٹی صدی عیسوی تاریخ کا وہ دور ہے جب انسانیت پر ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی: ﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ ﴾ کا نقشہ تھا یعنی لوگوں کے کرتوتوں کی بنا پر خشکی اور سمندر میں فساد رونما ہوچکا تھا۔ مصر کے اہرام اپنے تابناک تمدن کے مٹ جانے پر حیران و ششدر تھے۔ حمورابی جیسے عظیم قانون دان کے قوانین داستان پارینہ بن چکے تھے۔ یونانی علم و دانش کی وارث رومی تہذیب بھی اب دم توڑ رہی تھی۔ عیسائیت زوال پذیر تھی۔ ہندوستان میں برہمنوں نے مذہب اور سماج دونوں کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ بغرض دنیا کے ہر خطہ میں جہالت اور تاریکی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ خود عرب کے حالات اس وقت بڑے دگرگوں تھے۔ ڈاکہ زنی، قتل و غارت ، لوٹ کھسوٹ ان کا پسندیدہ پیشہ تھا۔ شراب و زنا ان کی گھٹی میں پڑے تھے۔ عورتوں کا مقام و مرتبہ بہت پست تھا۔ لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کردیا جاتا۔ باپ کی وفات پر سوتیلے بیٹے دیگر جائیداد کی طرح باپ کی بیویوں پر بھی قبضہ جما بیٹھتے۔ شرک اور بت پرستی اتنی عام تھی کہ خود مرکز توحید یعنی خانہ کعبہ کے اندر انہوں نے 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ پوری دنیا معاشی، سیاسی اور معاشرتی اعتبار سے مختلف بلاکوں میں بٹی ہوئی اور باہم برسرپیکار تھی۔ غریب عوام ان بلاکوں کی چکی کے پاٹوں میں پس کر سسک رہے تھے اور دم توڑنے کے قریب تھے کہ رحمت الٰہی نے جوش مارا اور محمد ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر قرآن حکیم جیسا نسخہ کیمیا دے کر مبعوث فرمایا۔

نبی ﷺ نے مسلسل تئیس سال تک حسن و خوبی کے ساتھ اپنا مشن ادا کیا اور جب آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو دس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم ہوچکی تھی۔ عرب کے جاہل بدو اب اپنے دور کے بہترین انسانی نمونے بن چکے تھے اب وہ زمانے کی زمام کار کو کنٹرول کر

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے وہ اپنی دھن اور اپنے عزم میں اتنے پختہ تھے کہ "جان جائے مگر دولت ایمان نہ جائے" کا عزم صمیم رکھتے تھے۔ بڑی بڑی مضبوط و مستحکم حکومتوں کو انہوں نے آناً فاناً تہہ و بالا کر ڈالا۔ جسم ان کے گو نحیف و ناتواں تھے مگر خیالات اور عزائم ٹھوس اور غیر متزلزل تھے۔ ہاتھوں میں ٹوٹی پھوٹی تلواریں، بدن پر پھٹے پرانے کپڑے مگر آداب شاہانہ کو پائے حقارت سے ٹھکراتے تھے۔ وہ اپنے دور کے بڑے بڑے عالم اور تہذیب و تمدن کے بڑے علمبردار بن چکے تھے۔

قرآن پاک اس اسلامی معاشرے کی تصویر یوں کھینچتا ہے۔ سورۂ فتح میں ارشاد ہوتا ہے "محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھی حق کی مخالفت کرنے والوں کے مقابلے میں مضبوط ہیں اور آپس میں نرم خو۔ تو انہیں خدا کے حضور رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا، یہ لوگ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواہاں ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر سجدے کے نشان نمایاں ہیں۔ ان کا یہی نقشہ توراۃ میں پیش کیا گیا ہے اور یہی نقشہ انجیل میں بھی ہے۔ جیسے کوئی پودا اپنی کونپل نکالے پھر وہ مضبوط اور موٹا ہو۔ پھر تن آور درخت بن جائے اور کسانوں کو بھلا معلوم ہونے لگے"

قرآن کریم میں دوسرے مقام پر ان قدسی نفوس کو اللہ نے یوں اپنی رضا کی سند عطا فرمائی۔ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ——— اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں۔ ایک صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود اس معاشرہ کی تصویر یوں کھینچتے ہیں: وہ یعنی "اصحاب رسول تمام لوگوں میں سے پاکیزہ ترین دل رکھنے والے عمیق ترین علم رکھنے والے، اور کم سے کم تکلف کرنے والے تھے" شہنشاہ روم کے سپہ سالار نے ان اصحاب رسول کے بارے میں یوں رپورٹ دی ھم رھبان اللیل و فرسان بالنھار کہ وہ لوگ رات کو شب زندہ دار عابد ہوتے ہیں اور دن کو گھوڑے کی ننگی پشت پر شہادت کے خواہاں" یہی وجہ ہے کہ قلت تعداد اور کمی اسلحہ کے باوجود تھوڑے عرصے میں وہ روم اور ایران کے مالک بن گئے۔

لمحہ فکریہ

سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کہ عرب کے لوگوں میں یہ حیران کن اور سریع الاثر انقلاب کس طرح رونما ہوا تو اس کا ایک جواب ہے، قرآن و سنت سے گہرا تعلق۔ قرآن کریم تو صحابہ کرام کی زندگی کا محور تھا۔ کوئی قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہے، کوئی اس کو لکھ رہا ہے، کوئی اس کو حفظ کر رہا ہے، کوئی اس کو نماز میں پڑھ رہا ہے، کوئی اس کے مفہوم و مطالب سیکھ رہا ہے، کوئی اس کی تفسیر دوسروں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا رہا ہے، کوئی تجوید و ترتیل سے پڑھ رہا ہے۔ حضرت سعید بن جبیر ایک دفعہ ساری رات ایک آیت بار بار تلاوت کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی، اس طرح کے واقعات روایات میں بکثرت ملتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے قرآن کریم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: خیرکم من تعلم القرآن وعلمه یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کو اپنی ہدایت کے لئے سیکھتا ہے پھر آگے دوسروں کو سکھاتا ہے۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا ہو اور پھر وہ شب و روز اس کی تبلیغ و تلقین کرنے اور اس کی اشاعت کرنے میں مصروف ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ شب و روز اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔"

چنانچہ قرآن کریم ان کی زندگی کا مرکز و محور بن چکا تھا۔ وہ پڑھتے تھے تو دل اللہ کے رعب سے بھر جاتے، جسم پر کپکپی طاری ہوجاتی اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے۔

آنحضور ﷺ مختلف طریقوں سے اور مختلف مثالوں سے سمجھاتے تھے کہ قرآن کریم کی ایک ایک آیت دنیا جہاں کی بڑی سے بڑی دولت سے بڑھ کر باعث برکت اور باعث رحمت ہے۔ اسی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کریم کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنالیا ان کے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت و جلالت جاگزین ہوگئی۔ وہ صفائی اور پاکیزگی کی حالت میں نہایت ادب و احترام سے اسے چھوتے تھے، تلاوت و مطالعہ کے وقت کسی سے بات نہ کرتے۔ ایک دفعہ کسی نے قرآن مجید ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنا جسم کھجایا تو حضرت سعد بن وقاص بہت ناراض ہوئے اور تادیباً وضو کرنے کا حکم دیا۔

عمل بالقرآن

اسی طرح قرآن مجید پر عمل کرنے میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی نظیر آپ تھے۔ وہ ہر آیت اور ہر حکم پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہمہ وقت اور ہمہ تن آمادہ رہتے تھے۔ تحویل قبلہ کا حکم سنتے ہی فوراً نماز کے اندر ہی چہرے نئے قبلے کی طرف پھیر لئے۔ شراب کی حرمت کا حکم آیا تو ہونٹوں تک آئے جام واپس چلے گئے اور مدینہ کی تمام گلیاں شراب سے گلرنگ ہوگئیں اور اس کے برتن تک توڑ دیئے گئے۔ چار سے زائد بیویاں رکھنے کی ممانعت آئی تو لوگوں نے اپنی پیاری بیویوں کو فوراً رخصت کردیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حکم آتے ہی مشرک بیویوں کو چھوڑ دیا گیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿ لَنۡ تَنَالُوۡا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ﴾ یعنی "تم اس وقت تک نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز راہ خدا میں خرچ نہ کرو" تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا عزیز ترین باغ راہ خدا میں دے دیا۔ جب پردے کا حکم آیا تو سب عورتوں نے اپنی چادریں لے لیں اور اگلے دن مدینہ میں کوئی خاتون پردہ کے بغیر نظر نہ آتی تھی۔ جب قرآن میں حکم آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز اتنی پست کر لی کہ لوگ سن نہ سکتے۔ ایک اور صحابی ثابت بن قیس کی آواز اونچی تھی، وہ گھر ہی میں بیٹھ گئے اس ڈر سے کہ میں آپ کے سامنے اونچی آواز سے نہ بول اٹھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کچھ دن ان کو نہ دیکھا تو پوچھا کہیں وہ بیمار تو نہیں۔ تفتیش کرنے پر پتہ چلا کہ وہ آواز اونچی ہونے کی بنا پر خانہ نشین ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ تم جنتی ہو۔

اصحاب صفہ

اسی طرف اصحاب صفہ کا تو کام ہی دن رات قرآن کریم پڑھنا، پڑھانا، اس کو سیکھنا، اس میں غور و تدبر کرنا پھر آگے لوگوں کو سکھانا تھا، غرض یہ تھا صحابہ کرام کے تعلق بالقرآن کا حال۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے مختصر ترین عرصے میں وسیع اسلامی سلطنت قائم کی اور دنیا کو درخشاں تہذیب و تمدن سے ہمکنار کیا۔ اس طرح زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی و امامت کا حق ادا کر دیا۔

خلفاء راشدین کے دور میں اور بعد میں اموی و عباسی دور میں مسلمان شمع قرآن ہاتھ میں لے کر اقصائے عالم تک چھا گئے۔ اسلامی سلطنت کی حدود جتنی وسیع ہوئیں، اتنا ہی قرآن کا پیغام عام ہوا، اس کی تعلیم کو فروغ ملا اور اس پر عمل کر کے دنیا سکون و اطمینان اور فوز و فلاح سے دو چار ہوتی رہی۔ مسلمانوں نے فکری، معاشی، اخلاقی، سیاسی اور معاشرتی نظام میں اتنی پیش رفت کی اور جدید دنیا کو اس انداز سے متاثر کیا کہ یہ کہنا بالکل بجا ہوا کہ یہ مسلمانوں کا تعلق بالقرآن ہی جدید یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا باعث اور محرک بنا۔ خصوصاً علم وادب کے میدان میں وہ بنی نوع انسان کو تحقیق و تفتیش کی نئی راہیں سجھا گئے۔

حاملین قرآن کے لئے قرآن پر عمل نہ کرنے کی سزا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسلمانوں کو قرآن پر عمل کرنے پر بیش قیمت خوش خبریاں سنائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں ترک قرآن پر زبردست وعید بھی سنائی- ارشاد ہوتا ہے-

اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَ یَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنَ یعنی "اللہ تعالیٰ اس قرآن کریم کے ذریعے کچھ اقوام کو سربلند فرماتا ہے- (یعنی ماننے والوں کو) اور (نہ ماننے والوں) کو ذلیل و خوار کرکے رکھ دیتا ہے"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: القرآن حجۃ لک او علیک "قرآن تیرے حق میں حجت ہے (اگر تو اس پر عمل کرے) اور تیرے خلاف بھی حجت ہے (جب تو اس پر عمل نہ کرے)"

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ اَفَحُكْمَ الجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوْقِنُوْنَ ﴾ کیا یہ لوگ جاہلیت کا قانون چاہتے ہیں حالانکہ جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ کے قانون سے بڑھ کر کس کا قانون ہو سکتا ہے-

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے ﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ، هُمُ الْفٰسِقُوْنَ، هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾ "جو لوگ قرآن کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے لوگ ظالم ہیں، فاسق ہیں، کافر ہیں"

مزید ارشاد ہوتا ہے- "کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور ایک حصے کا انکار کرتے ہو جو شخص تم سے ایسا کرے اس کی بھلا کیا سزا ہو سکتی ہے- بجز اس کے کہ وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہو اور آخرت میں سخت عذاب کی طرف لوٹایا جائے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے"

(سورہ بقرۃ)

قابل غور امر

غیر مسلم جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے، ان کا معاملہ دوسرا ہے- مگر جو مسلم لوگ قرآن کریم پر ایمان بھی رکھیں اس کی عظمت کا دم بھی بھریں مگر اس پر عمل نہ کریں- انہوں نے گویا خدا سے کیا ہوا عہد فراموش کردیا ہے- اللہ کی غلامی کا عہد کرنے کے باوجود اس کی فرمانبرداری سے روگردانی کرتے ہیں- لہٰذا ان کو یہ سزا ملنی چاہئے کہ وہ قرآن پر عمل نہ کرنے کی صورت میں دنیا میں ذلیل و خوار ہوں کیونکہ مسلمان بہر صورت اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اسلام میں پورے پورے داخل ہوں- اللہ کے قانون کو اپنے انفرادی اور اجتماعی معاملات میں بالاتر حیثیت دیں- اپنے گھروں، بازاروں، دفتروں، ایوان سیاست میں، معیشت میں، تعلیمی اداروں میں ہر جگہ قرآن کے نظام کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری و ساری کریں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو خدائی وعید کے مطابق دنیا میں ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ اور زوال و انحطاط کے انجام بد سے وہ نہیں بچ سکتے۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان قرآن و سنت کے پابند رہے وہ دنیا میں سربلند رہے۔ اور دوسری قومیں ان سے دبتی تھیں۔ ان کے سامنے سر تسلیم خم کرتی تھیں۔ وہ خیر امت ہونے کی حیثیت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے تھے تو ہندوستان میں، سپین میں، بلکہ تمام اقصائے عالم میں ان کی حکومت تھی۔ مگر جب مسلمانوں کا تعلق قرآن سے کمزور ہوا ان میں عقیدہ و عمل کی بہت سی خرابیوں نے راہ پائی، بدعات اور رسوم کو فروغ حاصل ہوا، کردار کھوکھلا ہوا، ایمانی قوت زائل ہوئی اور مسلمانوں کا تمام رعب و دبدبہ جاتا رہا تو آہستہ آہستہ دنیا کی سیاست پر ان کی گرفت ڈھیلی ہونی شروع ہوئی۔ سپین اس طرح مسلمانوں کے ہاتھ سے گیا کہ آج وہاں مرثیہ خوانی کے لئے بھی کوئی مسلمان نہ رہا۔ اسی طرح ہندوستان ہاتھ سے گیا۔ ترکی مسلمان حکومت آہستہ آہستہ کمزور ہونا شروع ہوئی اور اسے یورپ کا مرد بیمار کہا جانے لگا۔ مختلف لارنس آف عریبیہ وجود میں آئے، جنہوں نے حیلے بہانوں سے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کیا۔ مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑایا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں ہر جگہ یورپی قوتیں غالب و فاتح بن گئیں۔ اور مسلمان ہر جگہ مفتوح و مغلوب ہو گئے۔

قرآن کے ساتھ مسلمانوں کا سلوک بھی افسوسناک ہے، یوں تو ہر محفل اور ہر جلسہ کی کاروائی کا آغاز قرآن پاک سے ہوتا ہے۔ مگر عمل سراسر اس کے مخالف ہوتا ہے۔ قرآن کریم کو صرف ناظرہ پڑھنے والے انگلیوں پر گنے جاتے ہیں پوری عمر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں گزارنے والے لوگ قرآن کو پڑھنے اس کا ترجمہ و تفسیر سیکھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے۔ ان کے ذہن میں یہ بات ڈال دی گئی ہے کہ عربی زبان بہت مشکل ہے۔ اس لئے قرآن سمجھنا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں وہ بیچارے قرآن و حدیث کو اگر پڑھنا بھی چاہیں تو انگریزی ترجموں کی مدد سے پڑھتے ہیں۔ اس طرح وہ قرآن و اسلام کی روح کو کیسے اخذ کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جگہ جگہ تفہیم قرآن کے حلقے قائم کئے جائیں۔ نصاب تعلیم میں اس کو بنیادی اہمیت دی جائے۔ سوشلسٹ ممالک کمیونزم کی تعلیم کو اپنی تعلیمی پالیسی میں نمایاں اہمیت دیتے ہیں۔ اسرائیلی اپنی تعلیمی پالیسی میں صیہونیت کو نمایاں اہمیت دیتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو بیوقوف بنا کر ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے کہ بس اس کے وقتاً فوقتاً ختم کروا دیے جائیں- اور ہر محفل و جلسہ کی کاروائی کا آغاز اس سے کر لیا جائے، اس کے تعویذ بنالیے جائیں، عدالتوں میں اس کے ذریعہ قسمیں اور شہادتیں بھگتائی جائیں، بس یہی اس کا مصرف ہے۔

ماہر القادری مرحوم نے اپنی نظم "قرآن کی فریاد" میں رقم کیا ہے

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
کہنے کو میں اک اک جلسے میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
ایک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
جس طرح سے طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں میں اٹھایا جاتا ہوں
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

ہمارے مایوس کن اور ناقابل بیان حالات کی اصلاح کا اب بھی وہی علاج ہے جو علاج بعثت نبوی کے وقت کے خراب و شکستہ اور پسماندہ معاشروں کا ہوا تھا- آج بھی اگر مسلمان خلوص اور دیانتداری سے قرآن کی طرف رجوع کریں تو مسلمانوں کی حالت زار بدلنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی- یہی نکتہ ہے جس کی طرف علامہ اقبال مسلمانوں کو مسلسل دعوت دیتے رہے- وہ کبھی تو فرماتے ہیں

ولایت، بادشاہی، علم اشیاء کی جہانگیری
یہ سب کیا ہے فقط نکتہ ایماں کی تفسیریں

کبھی وہ فرماتے ہیں

سبق پھر پڑھ صداقت کا، شجاعت کا، عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی وہ مسلمانوں کو اس طرح جھنجھوڑتے ہیں:

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تونے
وہ کیا گردوں تھاتو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

اگر ہم اب بھی قرآن کی طرف رجوع کرلیں تو دنیا کو کبھی یقین دہانی نہ کرانا پڑے کہ ہم ملک میں طالبان کا اسلام نافذ نہیں کریں گے یا سعودی عرب کا قانون رائج نہیں کریں گے۔ قرآن پاک تو فرماتا ہے۔ ﴿ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (آل عمران)

''دشمنوں سے مت ڈرو اور صرف مجھی سے ڈرو اگر تم مومن ہو''

دوسرے مقام پر قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔ ﴿ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ اگر تم مخلص مومن ہو تو تمہی دنیا میں سربلند ہوگے۔ اور آج واقعی ہم نے چشم سر سے مشاہدہ کرلیا کہ کس طرح کمزور نہتے افغانستان کے مجاہدین نے اللہ کے سوا کسی کے سامنے جھکنے سے انکار کردیا اور شمع قرآن ہاتھ میں لے کر سپرپاور کے سامنے ڈٹ گئے تو اللہ نے ان کو کس طرح سرخرو اور کامیاب کیا۔

اے اللہ اپنے خاص فضل و رحمت سے ہمیں قرآن سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی توفیق دے اور ہمیں گذشتہ دور کی سطوت و شوکت از سر نو حاصل کرنے کے قابل بنا تاکہ ہم ''وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہوکر'' کے مصداق بن سکیں۔

جمعية إحياء التراث الاسلامي، کویت کی طرف سے تعزیت

الشيخ الفاضل / حافظ ثناء الله مدني ،،،،، وجميع الإخوة أهل الحديث حفظهم الله

قال تعالى ﴿يأَيَّتُهَا النَّفسِ المُطمَئِنَّةِ ارْجِعِي إِلىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرضِيَّةً﴾

قد تلقّينا ببالغ الأسى والحزن خبر وفاة الشيخ/ حافظ نعيم الحق نعيم رحمه الله رحمة واسعة وتغمّده برحمته وأدخله فسيح جنانه، ومما لا شك فيه أن فقدان الشيخ هي خسارة للدعوة الإسلامية التي بحاجة لأمثال الشيخ بجدّه ونشاطه وعلمه الغزير ونتقدّم إليكم وإلى عائلة الفقيد الكريمة ببالغ عزائنا بوفاةِ الشيخ سائلين لكم الصبر والاحتساب على المصاب،

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ،،، (مدير لجنة القارة الهندية) ١٨/ شوال ١٤١٩هـ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے مطمئن جان! اپنے رب کی طرف لوٹ جا کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی!''

ہمیں حزن وملال سے بھرپور حافظ نعیم الحق نعیم کی وفات کی خبر ملی...... اللہ تعالیٰ ان پر وسیع رحمتیں فرمائے اور انہیں دامانِ رحمت میں جگہ دیکر وسیع باغات جنت میں بسائے! بلاشبہ قاری صاحب کی وفات سے اسلامی مشن اس وقت عظیم نقصان سے دوچار ہے جبکہ وہ ان جیسی سنجیدہ، بلند پایہ اور گہرے علم کی حامل شخصیت کا شدید ضرور تمند ہے۔

اس موقعہ پر جہاں ہم آپ تمام حضرات بالخصوص مرحوم کے معزز اہل خانہ سے اس صدمہ پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں وہاں اللہ سے آپ سب کیلئے صبر کی دعا اور اس پر اجر کی امید رکھتے ہیں! انچارج ''شعبہ برصغیر پاک وہند''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ